مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ
کراچی

امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر کرتے رہو۔
حضرت عثمان رضؓ

جلد ۲
شمارہ ۲۰
۲۸، اکتوبر تا ۳ نومبر ۱۹۸۳ء
۲۰ تا ۲۶ محرم ۱۴۰۴ھ

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی حدثنا یحییٰ بن عباد عن فلیح بن سلیمان قال حدثنی رجل من بنی عباد یقال لہ عبدالوھاب بن یحییٰ بن عباد عن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشۃ قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکنہ کان لا یجد اللحم الا غبا وکان یعجل الیہا لانہا اعجلہا نضجاً۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بونگ کا گوشت کچھ لذت کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند نہ تھا بلکہ گوشت چونکہ گاہے گاہے پکتا تھا اور یہ جلدی گل جاتا ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند فرماتے تھے تاکہ جلدی سے فارغ ہو کر اپنے مشاغل علیہ میں مصروف ہوں۔

۲۰۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو احمد حدثنا مسعر قال سمعت شیخا من فہم قال سمعت عبد اللہ ابن جعفر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اطیب اللحم لحم الظھر۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیٹھ کا گوشت بہترین گوشت ہے۔

فائدہ:۔ یہ روایت ان روایات کے خلاف نہیں جو دست کی پسندیدگی اور عمدگی مختلف وجوہ سے دونوں میں ہو سکتی ہے۔ مثلاً ترت کے لحاظ سے یا ریشہ نہ ہونے کی وجہ سے وغیرہ وغیرہ۔ غرض مختلف لحاظ سے دو چیزیں پسندیدہ و اور عمدہ ہو سکتی ہیں۔

فائدہ نمبر ۱۹:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست کو پسند فرمانا روایات متعددہ سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن وجوہ رغبت ممکن ہے کہ کئی ہوں، منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہو جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تجویز فرمائی۔ اور جس رغبت کی نفی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں وہ رغبت بظاہر میلان خاطر اور اشتہا کا درجہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مناسب نہیں ورنہ پسندیدگی کا بظاہر انکار نہیں۔

۲۱۔ حدثنا سفین بن وکیع حدثنا زید بن الحباب عن عبد اللہ بن المؤمل عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔

فائدہ:۔ یہ مضمون شروع باب میں متعدد روایات سے گذر چکا ہے۔

فہرست

۱۔ خصائل نبوی
حضرت شیخ الحدیث ۲

۲۔ افادات عارفی
حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب ۴

۳۔ ابتدائیہ
عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۵

۴۔ ذبیحۃ البغایا
مولانا تاج محمد صاحب ۶

۵۔ مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی۔

۶۔ مسئلہ ختم نبوت
مولانا علی اصغر چشتی ۱۳

۷۔ آپ کے مسائل
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۱۷

۸۔ کفر و ارتداد کا مرکز
مولانا منظور احمد الحسینی ۱۸

۹۔ روحانی حقیقت ۔ مولانا محمد فاروق صاحب

شعبۂ کتابت :- غلام نبی مہتمم

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ

کویت، دوبئی، عمان، شارجہ، دوحہ قطر، ابوظہبی، اردن

شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۱۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۹۵ روپیہ

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نوری پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت: ۴/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ختم نبوت

ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

افاداتِ عارفی

ملفوظات حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی۔

فرمایا: یہ بزرگوں کا شجرہ جو پڑھا جاتا ہے ایک گھر کی بات معلوم ہوتی ہے۔ اس میں تمام بزرگوں کا واسطہ ہوتا ہے۔ یہ شجرے بڑے بڑے اولیاء کرام نے پڑھے یہی سلسلہ وسائط احادیث میں بھی ہے۔ جو ایک مستقل فن کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کو اسماء الرجال کہتے ہیں۔

ایک راوی نے دوسرے سے بیان کیا دوسرے نے تیسرے سے اور تیسرے نے چوتھے سے، جس طرح اسناد حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہیں اس طرح سلسلہ شجرہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

اس دور میں اس امر کو سمجھنا زیادہ آسان ہے مثلاً آج کے ذرائع وسائل کسی واسطے سے ہوتے ہیں۔ امریکہ سے انگلینڈ یا جاپان سعودیہ عربیہ و دیگر ممالک سے براڈ کاسٹنگ ہو رہی ہے، یہاں نہ تار ہے نہ اور کچھ۔ بس خبریں آرہی ہیں، یہ خبریں کون لا رہا ہے۔ بظاہر تو کچھ نظر نہیں آرہا۔ یہاں ہوائی مرحلے جو غیر محسوس ہیں ہمیں نظر نہیں آرہیں خبریں لانے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ یعنی یہاں بھی واسطہ ضرور ہے۔ چاہے وہ ہوا ہو۔ اب حقیقت کھل کر سامنے آگئی۔ اور پھر یہ واسطہ در واسطہ گنبد خضرا تک پہنچتا ہے، اور گنبد خضرا مخزن عالم، عالم کائنات ہے۔ اس طرح سے مسجد الحرام بھی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ۲ مرکز قائم کر دیئے ہیں۔ ایک اپنا حرم پاک اور ایک حرم نبوی۔ ان دونوں سے تمام عالم کائنات کا وجود قائم ہے۔ نیز یہ دونوں روحانی مرکز نشریات ہیں۔

اب شجرہ کو ایک مثال سے سمجھئے۔ بجلی کا ایک پاور ہاؤس ہے بجلی کو پہنچانے کے لئے کھمبے لگے ہوئے ہیں، ایک کھمبا دو کھمبا تین کھمبا چار کھمبا پھر کھمبوں کی قطار، آخر میں ہمارے ان ... ایک کھمبا پہنچا، اب بورڈ لگ گیا پھر مین سوئچ لگا دیا گیا جب مین سوئچ کو آن کیا تو تمام گھر بقعۂ نور بن گیا یہ مین سوئچ کیا ہے وہ ہمارا شیخ ہے اور یہ جتنے کھمبے ہیں یوں سمجھ لیجئے کہ یہ سب بزرگان سلسلہ ہیں گنبد خضرا تک۔

اب روحانی باطنی کیفیات ہزاروں قسم کی ہیں۔ تو گھر میں مین سوئچ لگا ہوا ہے کنکشن ہے آپ کو روشنی کی ضرورت ہے۔ تو کھٹ سے اس کا بٹن دبا دیجئے اگر کسی چیز کو ٹھنڈا کرنا ہے تو ریفریجریٹر کا بٹن دبا دیجئے، وغیرہ لیکن یہ سب کچھ مین سوئچ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس کا ہونا ضروری ہے اگر آپ کنکشن براہ راست لیں گے تو آگ لگ جائے گی گھر کا گھر اڑ جائیگا سلسلہ بسلسلہ ہونا ضروری ہے اس پر مجھے ایک واقعہ و اعتراف یاد آیا کہ حضرت

(بقیہ ۱۵ پر)

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

یہ مطالبہ بھی مان لیا جائے

ہماری جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کو تقریباً ۹ ماہ گذر چکے ہیں، لیکن ابھی تک ان کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ ان کے اغوا پر جہاں ملک کے کونے کونے سے صدائے احتجاج بلند ہوئے۔ وہاں بیرون ملک میں بھی تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ پوری امت بے چین ہے۔ شاید حکومت کو اس کا اندازہ نہ ہو لیکن وہ لاتعداد خطوط جو ہمارے دفاتر کو ملک اور بیرون ملک سے موصول ہو رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں جس کو بھی اسلم قریشی کے اغوا کا پتہ چلا اس نے اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔ حتیٰ کہ خانہ کعبہ کے امام شیخ عبداللہ بن سبیل نے بھی اس مسئلہ پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔

مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے سلسلہ میں ملک بھر میں احتجاجی جلسے ہوئے اور مزید جلسوں کا سلسلہ جاری ہے خصوصاً سیالکوٹ کا شہر تو سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔ ہمارے محترم رہنما اور مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر جناب منظور الٰہی ملک اس نازک مسئلے پر دن رات محنت کر رہے ہیں، انہوں نے حال ہی میں ایک کھلا خط صدر محترم کے نام شائع کیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ "معراج کے اور سیالکوٹ کے قادیانی لیڈروں اور قادیانی پارٹی کے سربراہ مرزا طاہر کو گرفتار کر کے ان کے سامنے تفتیش کی جائے۔ اگر ۴۸ گھنٹے کے اندر، اغوا اور قتل کے مجرموں کا پتہ نہ چلے تو انہیں پھانسی پر لٹکا دیں۔"

ہمارے خیال میں جناب منظور الٰہی ملک کے مطالبے کو مان لیا جائے اور چیدہ چیدہ قادیانی لیڈروں اور مرزا طاہر کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ قانون کی نظر میں چھوٹا بڑا سب ایک ہے۔ آخر مرزا طاہر بھی اس ملک کا ایک شہری ہے اس پر بھی وہی قانون لاگو ہونا چاہیئے جو سب کے لیے بنا ہے۔ ویسے بھی مرزا طاہر کی شخصیت پاکستان کے مسلمانوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہے کیونکہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کا باغی اور ملک و ملت کا غدار ہے

مرزا طاہر کی گرفتاری کا ایک عرصے سے پورے ملک میں مطالبہ ہو رہا ہے۔ ہمیں تو حیرت اس بات پر ہے کہ ایک ایسے شخص کو جس کی بغاوت میں ذرہ بھر شک نہیں کیا جا سکتا۔ اسے بیرون ملک جانے اور وہاں ارتداد کی تبلیغ کی اجازت کیسے دی گئی! ہم احتجاج کرتے ہیں کہ کسی بھی قادیانی لیڈر کو ملک سے باہر جا کر اسلام کے نام پر تبلیغ کی اجازت نہ دی جائے۔

ذریۃ البغایا

حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف میں دو قسم کی بدزبانی پائی جاتی ہے۔ پہلی قسم انفرادی حیثیت رکھتی ہے۔ اور دوسری اجتماعی۔ اور کلام کا تناقض بھی اپنی صفت آپ ہی ہے۔ اگر ایک طرف مرزا صاحب یہ لکھتے ہیں کہ "گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے"۔ (ست بچن ص۲۱) تو دوسری طرف یوں تحریر کرتے ہیں کہ "اگر تو نرمی کرے گا تو میں بھی نرمی کروں گا۔ اگر تو گالی دے گا تو میں بھی دوں گا" (حجۃ اللہ ص۹۳) اگر ایک پہلو پہ یہ فقرہ نظر آئے گا کہ "کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو" (کشتی نوح ص۱۱) تو دوسرے پہلو پہ یہ جانب بھی ملے گی کہ "کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی مخالف کی نسبت اس کی بدگوئی سے پہلے خود بدزبانی میں سبقت کی ہو۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۹) اگر ایک جانب یہ لکھا ہوا دیکھو گے کہ "ہر ایک سختی کو برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو" تو دوسری جانب یہ تحریر بھی ملے گی کہ "اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی" (اعجاز احمدی ص۷۵)

"چشمہ معرفت" جو مرزا صاحب کی آخری تصانیف میں سے ہے ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو اشاعت پذیر ہو کر مرزا صاحب کی وفات سے صرف گیارہ یوم قبل منظر عام پہ آئی۔ مرزا صاحب اس کتاب کے آغاز میں ہی ایک پتہ کی بات لکھ گئے ہیں۔ وہ یہ کہ "ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے" (چشمہ معرفت ص۹) اب باقی رہا مرزا صاحب کے کلام میں تناقض کا معاملہ۔ پس اس کا فیصلہ بھی اپنے قلم سے ہی لکھ گئے ہیں کہ "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے" (ضمیمہ براہین پنجم ص۱۱۱) نیز یہ بھی لکھتے ہیں کہ "ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے۔ یا منافق" (ست بچن ص۳۱)

مرزا غلام احمد نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا جن سعید روحوں اور خوش قسمت افراد اور نیک بخت اشخاص نے مرزا صاحب کے دعویٰ کی تصدیق نہ کی ان کو اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں جو ۱۸۹۳ء میں لکھی گئی، بلا کسی جھجک اور ہچکچاہٹ کے واضح اور کھلے الفاظ میں فاحشہ، بدکار اور بازاری عورتوں کی اولاد قرار دیا۔ پڑھئے۔ "آئینہ کمالات اسلام" ص۵۴۷ کی مندرجہ ذیل عبارت۔

تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ و ینتفع من معارفہا ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبھم فلا یقبلون۔

(ترجمہ) ان کتابوں کو سب مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں، مگر بدکار عورتوں کی اولاد نہیں مانتے کہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے۔

مرزا صاحب نے مندرجہ بالا بیان میں ان لوگوں کو تو مسلمان قرار دیا ہے جنہوں نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ان کے دعویٰ کی تصدیق کی۔ ان کے سوا باقی سب کو ذُرِّیَّۃُ الْبَغَایَا کے "زرین خطاب" سے نوازا اور مشرف فرمایا۔ ذُرِّیَّۃُ الْبَغَایَا عربی زبان میں ایک سخت اور غلیظ قسم کی گالی ہے۔ یعنی بدکار عورت کی اولاد۔ "بغایا" کے معنی اس درجہ مشہور معروف واضح اور مسلم ہیں کہ اس میں تاویل بازی اور سخن سازی کے سوا اختلاف کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ "ذریۃ البغایا" یا "بغایا" مرزا صاحب کے مخصوص الفاظ ہیں۔ جن کو انہوں نے اپنی تصانیف میں بکثرت اور بتکرار استعمال کیا ہے اور معنی بھی خود ہی تحریر کئے ہیں

اب ہم لغت کی رو سے۔ قرآن کریم کی جہت سے اور خود مرزا صاحب کی تصانیف کے لحاظ سے "بغایا" کے معنی پیش کرتے ہیں۔

"امام راغب اصفہانی اپنی مشہور و معروف لغت قرآن "المفردات" میں لکھتے ہیں کہ بغت المراۃ بغاء اس وقت بولتے ہیں جب عورت بدچلن ہو جائے۔ یہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اس حد سے تجاوز کر کے لئے سے نکل جاتی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ باندیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔

عربی لغت میں لسان العرب کا جو رتبہ ہے۔ اہل علم پر بخوبی روشن ہے۔ مشہور امام لغت ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے البغایا الاماء لانھن کن یفجرن بغایا باندیوں کو کہتے ہیں کیونکہ بدچلنی ان کا شیوہ تھا۔ پھر اس کی تائید میں ابن خالویہ کا ایک قول بھی نقل کیا ہے۔

قرآن کریم

آیت اول:۔ قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا

آیت دوم:۔ یٰاُخْتَ ھٰرُوْنَ مَا کَانَ اَبُوْکِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا کَانَتْ اُمُّکِ بَغِیًّا

آیت اول اور دوم میں دونوں جگہ بغیا کا لفظ آیا ہے۔ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی دونوں جگہ بغیا کا ترجمہ "بدکار" کرتے ہیں۔ مرزا محمود احمد خلیفہ ثانی قادیان نے تفسیر صغیر میں دونوں جگہ اس لفظ کا ترجمہ "بدکار" کیا ہے۔ سید محمد سرور شاہ مفتی قادیان نے دونوں آیتوں میں ترجمہ بدکار کیا ہے۔ قادیانی شیخ المحدث میر محمد اسحاق نے اپنے ترجمہ قرآن میں دونوں جگہ ترجمہ "بدکار" کیا۔ مولوی محمد علی ایم اے نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں "بدکار" لکھا ہے۔ خود مرزا غلام احمد کی تحریریں بولتی ہیں کہ انہوں نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۸۲ پر۔ نور الحق حصہ اول کے صفحہ ۱۲۳ پر خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۱۸ پر۔ لجۃ النور کے صفحہ ۱۸ پر صفحہ ۸۴ پر صفحہ ۲۰ پر صفحہ ۱۰۱ پر صفحہ ۱۰۴ پر بدکار عورت۔ خراب عورت۔ زنان بازاری۔ زن فاحشہ۔ لکھا ہے۔

قادیانی شریعت کا فیصلہ

"یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام الزمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام الزمان نہیں ہو سکتا۔"

(ضرورۃ الامام ص۸ مصنفہ مرزا غلام احمد)

بقیہ: خطوط

کہ اس سلسلے میں متعلقہ اداروں کو حرکت میں لانے کے لئے خصوصی احکامات جاری کئے جائیں۔

فقط

خلیق احمد مفتی۔ رکن سعودی اسلامک مشن برائے متحدہ عرب امارات پوسٹ بکس نمبر ۷۹۱۔ ام القیوین

محمد منیر قمر

تاریخ... ۱/۸/۱۹۸۳ء

ضیغم اسلام، عالی مرتبت، صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج شریف بخیریت ہوں گے، الحمد للہ کہ یہ بات یقیناً آپ کے نوٹس میں ہوگی کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (سیالکوٹ) کے ایک سرگرم و مخلص کارکن جناب محمد اسلم صاحب قریشی کو قادیانیوں نے اغوا کر لیا ہوا ہے۔ اور مدت مدید گزر جانے کے باوجود آج تک ان کی بازیابی نہیں ہو سکی۔ اس معاملے کی سنگینی آپ پر واضح ہے۔ کہ اخباروں میں خبریں چھپیں، اداریے لکھے گئے قرار دادیں پیش ہوئیں، جا بجا مجالس عمل وجود میں آئیں۔ اکا دکا ہڑتالیں بھی ہوئیں۔ سعودی عرب کے دارالخلافہ ریاض میں ان کی بازیابی کے لئے کمیٹی بھی بنی ہے۔ حتیٰ کہ امام حرم کی شیخ محمد بن عبداللہ ابن السبیل نے ذاتی طور پر اس بات کا نوٹس لیا ہے۔

ہماری آپ سے درد مندانہ اپیل ہے کہ متعلقہ مقامی وڈویژنل و وفاقی اداروں کو حرکت میں لائیں تاکہ اس مرد مومن کی جلد بازیابی ہو سکے۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو (آمین)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد منیر قمر سیالکوٹی۔ ترجمان ام القیوین کورٹ ص ب ۶۳۔ ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل حدیث، متحدہ عرب امارات۔ والامین العام المکتبۃ الکتاب والسنۃ للمطالعۃ الشارقۃ والفجیرۃ و دبی و ابوظبی۔

کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
ABC brother KNITTING MACHINE
SANAULLA CARPET YARNS
ABC Cashmilon BLANKETS
ABC KNITTING YARNS
ثناءاللہ وولن ملز لمیٹڈ
تیسری منزل پینوراما سینٹر
فاطمہ جناح روڈ۔ کراچی
فون: ۵۱۶۰۳۵ - ۵۱۶۰۳۴
adcom-126

مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی ۔ مشرقِ اوسط میں احتجاج

مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی المناک گمشدگی پر مشرق وسطی میں جس کرب اور دکھ کا اظہار کیا گیا وہ ان خطوط سے بخوبی واضح ہے جو وہاں رہنے والوں نے اس ضمن میں صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاالحق کو روانہ کئے۔ ایسے ہی کچھ مراسلات کی فوٹو کاپیاں ہمیں بھی موصول ہوئی ہیں جنہیں ذیل میں اس توقع کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے کہ حکومت مسلمانانِ عالم کے اس دکھ کو محسوس کرتے ہوئے مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کا معمہ جلد حل کرے گی ——————— (ادارہ)

مجلس اشاعت اسلام دبئی

تاریخ ۲۴ شوال المعظم ۱۴۰۳ ہجری الموافق ۴ اگست ۱۹۸۳ ہجری

بخدمت عالی قدر عزت مآب جناب جنرل محمد ضیاالحق صاحب، صدر جمہوریہ پاکستان

دام اقبالہ

مطالبہ تحقیقات برائے مولانا محمد اسلم قریشی

جناب عالی ہم انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ جناب کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ مولانا محمد اسلم قریشی کی اتنے عرصے سے گمشدگی ہم سب بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کے لئے سخت درد و کرب کا باعث ہے، جس سے طرح طرح کے شبہات جنم لیتے اور پھیلتے جارہے ہیں۔

لہٰذا ہماری جناب والا سے گزارش ہے کہ مولانا موصوف کے کیس کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کو تیز تر کیا جائے۔ اور جلد از جلد حقائق کا کھوج لگایا جائے۔ اگر وہ زندہ ہیں تو انہیں بازیاب کیا جائے، جرم کے مرتکبوں کو ایسی عبرتناک سزائیں دی جائیں جو جناب والا کی خادم اسلام حکومت کے شایان شان ہوں۔ اور ایسے عناصر کیلئے درس عبرت۔

ہمیں امید ہے کہ جناب والا اس بار ضرور بالضرور اور بھرپور کوشش فرما کر ہماری اپیل کو شرف قبولیت سے نوازیں گے اور اس کے نتائج سے ہمیں فوری طور پر آگاہ فرما کر ممنون بھی فرمائیں گے۔

والسلام

ہم ہیں جناب کے جواب کے منتظر، اراکین مجلس اشاعت اسلام دبئی۔ بذریعہ قاضی بشیر احمد، صدر مجلس ہذا۔

عبداللہ قادر بخش السلفی

تاریخ ۔ ۸/۲/۱۹۸۳ء

بطل اسلام، عالی مقام، صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاالحق صاحب حفظہ اللہ ورعاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

یہ بات یقیناً آپ کے علم میں ہوگی کہ مجلس تحفظ ختم نبوت (سیالکوٹ) کے ایک متحرک مخلص اور سرگرم رکن جناب محمد اسلم قریشی کو مرزائیوں نے پراسرار طور پر اغوا کرلیا ہے۔ اور ان کے اغوا و گمشدگی کو طویل مدت گزر چکی ہے مگر تادم تحریر ان کی بازیابی عمل میں نہیں آسکی جبکہ اخبارات کی خبروں، اداریوں، قرار دادوں اور کئی ہڑتالوں کے علاوہ کئی جگہ مجالس عمل قائم ہوئی ہیں، اندرون ملک ہونے والے ان واقعات کا نوٹس بیرون ملک بھی لیا جارہا ہے۔ سعودیہ کے وفاقی شہر ریاض میں موصوف کی بازیابی کے لئے ایک کمیٹی بنی ہے اور عالم اسلام کی محترم و مشترکہ شخصیت "امام حرم کی" شیخ محمد بن عبداللہ ابن السبیل نے بنفس نفیس اس کا نوٹس لیا اور بیان جاری کیا ہے۔ کیا یہ سب امور اس معاملے کی سنگینی کا منہ بولتا ثبوت نہیں ہے۔

آپ کی جناب میں پرزور اپیل ہے کہ اپنے تمام وسائل اور متعلقہ اداروں کو حرکت میں لائیں اور مظلوم کو قادیانیوں کے قبضے سے آزاد کروا کر اندرون ملک و بیرون ملک پائے جانے والے اضطراب کو ختم کریں

واللہ یحفظکم ویرعاکم

والسلام

عبداللہ سلفی، واعظ اوقاف شارجہ ص ب ۱۵۸۷ ومدرس معہد الشریعۃ والعناصر
کوٹ ادو (مظفر گڑھ)

مرکز سنبلہ لتصلیح الساعات

تاریخ ۳ - ۸ - ۱۹۸۳ء

عظیم القدر صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب ۔ زید عدلکم و مجدکم و علمکم
سلام مسنون کے بعد:

اندرون اور بیرون ملک اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو وقار عطا کیا ہے وہ سب آپ کی اسلام دوستی اور حب الوطنی کا نتیجہ اور اللہ کی عنایت خاص ہے۔ آپ نے پاکستانی علماء کرام کو موت کی جس آندھی سے بچایا ہے، جس حکمت، دانش سے بچایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے کہ خدا ئے ذوالجلال آپ کو قوت ایمانی دے، صحت و عافیت بخشے، فریضہ اقامت دین کی توفیق سے نوازے اور آپ کی حکومت کو ثبات و استقلال عطا کرے۔

آپ کی ان حوصلہ افزا اور نفاذ شریعت کی ایمان افروز کارروائیوں کے ذکر خیر میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (سیالکوٹ) کے ایک سرگرم خادم جناب محمد اسلم صاحب قریشی کی گمشدگی اور اغوا کی خبر ریشم میں ٹاٹ کا پیوند بن گئی ہے۔ جس پر حیرت یہ ہے کہ طویل مدت میں آپ کی حکومت موصوف کو قادیانیوں کے ہاتھوں سے واپس نہیں نکلوا سکی۔ آپ سے اپیل ہے کہ متعلقہ سرکاری مشینری کو خصوصی احکامات دیکر موصوف کو جلد آزاد کرائیں۔ تاکہ وہ یوم پاکستان (۱۴ اگست) کو آزاد دنیا میں آزادی کی سانس لے سکیں۔

ولیس ہذا علیکم لعزیز والسلام مع الاحترام

محمد افضل ۔ مدیر سنبلہ واچ سنٹر عجمان U.A.E

جمعیت اہل السنت والجماعت

برائے متحدہ عرب امارات، دبئی۔

تاریخ ۱/۱۱/۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۰/۸/۱۹۸۳ء

گرامی قدر صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب

السلام علیکم: وبعد

پاکستان داخلی و خارجی امور میں جس رفتار سے روبہ ترقی ہے ہمیں اس کا احساس و اعتراف ہے۔ بس ایک بات باعث قلق ہے کہ مدت مدید سے مرزائیوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (سیالکوٹ) کے جناب مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کر رکھا ہے۔ مگر تاحال حکومت انہیں برآمد نہیں کرا پائی جب کہ عالم اسلام کی محترم شخصیت "امام حرم کی" بھی اس سلسلہ میں بیان دے چکے ہیں اور کئی مجالس عمل وجود میں آئی، ہڑتالیں ہوئیں اور اخبارات و مجلات نے اداریے لکھے۔ مگر تاحال بازیابی نہیں۔

آپ سے اپیل اور درد مندانہ درخواست ہے کہ اس مسئلے کا خصوصی نوٹس لیں اور متعلقہ اداروں کو حرکت میں لائیں کہ یہ بحران حل ہو۔ ولکم منا جزیل الشکر

والسلام

حافظ محمد اشرف امام مسجد و ممبر جمعیت اہل السنت والجماعت
ص ب ۵۱۵۲ دبئی یو۔ اے۔ ای

مرکز دعوت والارشاد فجیرہ

تاریخ ۹ - ۸ - ۱۹۸۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بطل اسلام صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

یہ بات یقیناً آپ کے علم میں ہوگی کہ مجلس تحفظ ختم نبوت (پاکستان) کے سرگرم رکن جناب محمد اسلم قریشی صاحب کے اغوا و گمشدگی کو طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر تا حال بازیابی نہیں ہوسکی جب کہ معاملہ کی سنگینی اخبارات، اداریوں

سوسائٹی، مجالس عمل، ریاض سعودی عرب میں ان کی بازیابی کے لئے کمیٹی کا قیام اور امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کے نوٹس سے ظاہر ہو رہی ہے۔ آپ سے پرزور اپیل ہے کہ متعلقہ مقامی دفتر پولیس اور دیگر متعلقہ اداروں کو حرکت میں لائیں۔ تاکہ یہ تکلیف دہ مسئلہ جلد حل ہو سکے۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو

حافظ محمد اسلم مرکز اندرست دارالارشاد بالفجیرۃ ص ب ۷۶۴، الامارات العربیۃ المتحدۃ

فصیح الدین احمد انصاری

تاریخ:۔ ۲۱ اگست ۱۹۸۳ء فون نمبر ۴۲۱۰۶۴

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۵۵

عجمان (متحدہ عرب امارات) باسمہٖ سبحانہٗ

عالی جناب صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی سربراہی میں قائم حکومت اندرون ملک نفاذ اسلام کے لئے اور بین الاقوامی سطح پر اسلامی اتحاد اور علاقائی امن و استحکام کے لئے جو پرخلوص کوششیں کر رہی ہے، ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

میں اصلاً ہندوستانی ہوں اور کچھ عرصہ سے متحدہ عرب امارات میں مقیم ہوں، میں حال ہی میں پاکستان میں کچھ روز گزار کر آرہا ہوں، اس سلسلہ میں آپ کی توجہ ایک خاص مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ بظاہر ایک چھوٹا سا مگر درحقیقت سنگین مضمرات رکھنے والا واقعہ ہے۔ یعنی ختم نبوت کے پرخلوص مبلغ اور داعی حق جناب مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کے اغوا کا سانحہ۔ مجھے امید ہے کہ آپ ان کی بازیابی کے لئے حتی المقدور کوشش کریں گے، ساتھ ہی انتظامیہ کے ان ذمہ دار افراد سے بھی باز پرس کریں گے، جو اس نازک اور حساس مسئلہ پر غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں۔

والسلام

احمد انصاری مدرس انگریزی، وزارت تعلیم، متحدہ عرب امارات

محمد اقبال

تاریخ: ۱۳/۸/۱۹۸۳ء

صدر گرامی قدر جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب۔ سلامت باشد

سلام مسنون کے بعد عرض یہ ہے: آپ کی اسلام دوستی اور نفاذ شریعت کی کوششوں پر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جلد از جلد تمام شعبہ جات حیات میں مکمل اسلامی تعلیمات کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

جناب مولانا محمد اسلم قریشی (رکن مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ) کا اغوا اور گمشدگی کسی سے پوشیدہ نہیں رہی۔ اور نہ ہی قادیانیوں کی یہ شرمناک سازش آپ سے مخفی ہے۔

براہ کرم ادھر بھی توجہ فرمائیں اور متعلقہ اداروں کو حرکت دیں تاکہ موصوف بھی مرزائیوں کے پنجۂ استبداد سے نکل کر سکھ کی سانس لے سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی حکومت راشدہ کو استقرار نصیب فرمائے (آمین)

والسلام مع الاکرام

محمد اقبال۔ اونر ماڈرن کارپٹیری

خلیق احمد مفتی

تاریخ:... یکم اگست ۱۹۸۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت عالی جناب صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ایک مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے سرگرم رکن جناب محمد اسلم قریشی صاحب کے اغوا اور طویل عرصہ سے ان کی گمشدگی کی خبر یقیناً آپ کے علم میں آچکی ہوگی، ملک میں مختلف اخبارات اور رسالوں نے اس سلسلے میں اداریئے تحریر کئے ہیں، نیز امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کی طرف سے اس سلسلے میں جاری کردہ نوٹس اور سعودی عرب میں موصوف کی بازیابی کے لئے مستقل کمیٹی کے قیام سے اس معاملے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

لہٰذا اس تشویشناک صورت حال میں آپ سے پرزور اپیل ہے

باقی صفحہ ۔ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سانیو
SANYO
ایئرکنڈیشنز۔ ریفریجریٹرز اور فریزرز
نوفراسٹ ریفریجریٹرز
نمایاں خصوصیات کے ساتھ
دو دروازے اندرونی تالے کے ساتھ
اشیاء کے ذخیرہ کرنے کی زیادہ گنجائش۔
دروازہ پر انڈیکیٹر/پائلٹ لائٹ۔
ایک سال کی مفت سروس اور
کمپریسر کی پانچ سالہ گارنٹی۔
چیسٹ / اپ رائٹ فریزرز
ایئرکنڈیشنرز
بے آواز کارکردگی، سروس میں اعلیٰ
SANYO
پاکستان میں تیار کردہ / اسمبل کردہ
پاکستان میں سانیو کی تمام مصنوعات کے سول ایجنٹس
ورلڈ وائیڈ ٹریڈنگ کمپنی
"WORLDBEST"
20109 WWTCO PK
784/WW-110/83

آیت "ہو الذی ارسل رسولہ" سے تمسک کرتے ہوئے ان کے غلبہ ... کو تسلیم کرتا ہے۔

ملاحظہ ہو: براہین احمدیہ ص ۴۹۸، ۴۹۹

"نیز وہ زمانہ بھی آنے والا ہے۔ جب خدا وند قدوس زمین کے لیے شدت اور عنف، قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے۔ اور کج و ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور جلال الہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔"

براہین احمدیہ حصہ اول ص ۵۵۵۔

نیز مرزا تحریر کرتے ہیں:

"چونکہ اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ نزول مسیح کے وقت اسلام دنیا میں کثرت سے پھیلے گا۔ اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی۔ اور راستبازی ترقی کرے گی۔"

ایام الصلح ص ۱۳۶ اردو

بقیہ :- افادات

مولانا عبد الغفور مدنیؒ وہ یہاں ایک جگہ کراچی میں ٹھہرے ہوئے تھے میں ان سے ملنے کے لئے گیا میرے ساتھ پٹیل صاحب بھی تھے مسند لگی ہوئی تھی لوگ بیٹھے ہیں جب ہم پہنچے تو مولانا کھڑے ہو گئے معانقہ کیا مسند پر بٹھایا آپ کنارے بیٹھ گئے باتیں ہوتی رہیں فرمانے لگے میں سب کے سامنے اعتراف کرتا ہوں کہ مجھ کو اب تک جتنے فیضان روحانی ہوئے ہیں مولانا اشرف علی تھانویؒ اور حاجی امداد اللہؒ سے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اعتراف کرتا ہوں کہ یہ سب فیضان میرے شیخ کے ذریعہ اور واسطہ سے مجھ کو ہوتا ہے۔ حالانکہ ان کے شیخ بھی عالم ارواح میں اور ہمارے شیخ بھی، تو واسطہ ایسی چیز ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو واسطہ بنا دیا بنا دیا۔ آپ کے فیوض درس ظاہری کے ہوں یا باطنی کے، جسم عنصری سے ان کا تعلق نہیں ہوتا بلکہ ان کا تعلق روحانی مرکزیت سے ہوتا ہے وہ ہستی جو روحانیت اور ایمانیت کا مرکز تھی اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو روحانیت بھی عطا فرمائی۔ اور ایمان بھی عطا فرمایا، لیکن کیونکہ ہم بھلنے والے ہیں۔ شجرہ یاد دہانی کے لئے ہے وہ بتاتا ہے کہ تم نے جس طریق میں قدم رکھا ہے تم کو جو برکات ملیں گی وہ انہی کے واسطہ سے ملیں گی۔ تو خلاصہ یہ نکلا کہ فیوض ظاہری یا باطنی سب اسی واسطے کے ذریعے ملتے ہیں۔ اسی لئے شجرہ کے بارے میں بزرگان دین نے کہا ہے کہ پڑھ لیا کرو اس سے اتصال روحانی ہو جاتا ہے۔ لیکن شرط اور تقاضۂ احسان مندی یہ ہے کہ ان کے لئے کچھ ایصال ثواب کرو، ایصال ثواب کرنے سے روحانی تعلق بڑھ جاتا ہے۔

اب میں دعا کرتا ہوں یا اللہ میرے شیخ کو آپ نے تعلق صحیح کا واسطہ بنایا تاکہ آپ کے ساتھ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرا صحیح تعلق و رابطہ ہو جائے۔ اب اس کی تکمیل فرما دیجئے اس واسطے کو جو آپ نے عالم ارواح میں بنایا تھا اس تعلق کی تکمیل کا محتاج ہوں، نیز اس واسطے کے تمام حضرات کو مقامات رفیعہ عطا فرما کر ترقی درجات عطا فرما اور ان سب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرما۔

(ابن کثیر مع البغوی مصری جلد ۲ صہ ۴۰۹)

بن الصحیح انہ عائد الی عیسٰی علیہ السلام فان السیاق فی ذکرہ ثم المراد بذالک نزولہ قبل یوم القیامۃ کما قال اللہ تبارک وتعالٰی "وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسٰی علیہ السلام ثم یوم القیمۃ یکون علیہم شہیدا۔ ویؤید ہذا المعنی القراۃ الاخری وانہ لعلم الساعۃ خروج عیسٰی بن مریم قبل یوم القیمۃ ہکذا روی ابی ہریرۃ وابن عباس وابی العالیۃ وابی مالک وعکرمۃ وحسن وقتادۃ وضحاک وغیرہم وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اخبر بنزول عیسٰی علیہ السلام قبل یوم القیمۃ اماما عادلا حکما مقسطا۔

نیز مرزا قادیانی بھی اس تواتر کے قائل ہیں ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۳۱ لکھتے ہیں "اس پیشگوئی کو تواتر کا اول درجہ حاصل ہے"

نویں دلیل

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکافرون۔ (التوبۃ)

(ا) اس کی شان نزول میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسرین نے بالاتفاق اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ آیت حضرت مسیح السلام کے زمانے سے متعلق ہے۔

(زندہ نبی زندہ مذہب صہ ۴۔ تقریر مرزا قادیانی)

(ب) نیز اس پر پہلی دلیل کا نواں حوالہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

⁂ — ⁂ — ⁂

دسویں دلیل

ارشاد خداوندی ہے۔

وجیہا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین۔

آل عمران آیت نمبر ۴۵

ناظرین کرام:- اس آیت کریمہ میں اللہ جل شانہ نے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو بشارت دی ہے کہ تیرا بیٹا مسیح ابن مریم جو کلمۃ اللہ اور مقربین سے ہے۔ اس کو وجاہت فی الاخرت (جو تمام بزرگوں اور نبیوں کو حاصل ہوگی) کے علاوہ وجاہت فی الدنیا بھی حاصل ہوگی۔ فی الدنیا والآخرہ سے وجاہت دونوں جگہ ثابت ہے۔ اس آیت میں دنیوی وجاہت خاص کر معلوم ہوتی ہے۔ بموجب قول مرزا قادیانی، ساڑھے تینتیس سالہ زندگی غیر مکمل اور مبہم اناجیل سے ثابت ہوتی ہے۔ اس میں دنیاوی وجاہت تو کیا حاصل ہوتی بقول نور الدین خلیفہ قادیانی،

"مسیح علیہ السلام کو سر رکھنے کی جگہ نہ ملی شادی کرتے تو کہاں کرتے"

(فصل الخطاب حصہ اول صہ ۱۴۶)

اور اگر دوبارہ آنا تسلیم نہ کیا جائے تو بقول مرزا:

"یہودیوں کے ہاتھ سے گرفتار ہونا اور لات مکے کھانا اور طمانچے کھانا اور سر پر کانٹوں کا تاج پہنایا جانا اور منہ پر تھوکا جانا اور تازیانوں کا لگایا جانا جو سراسر توہین اور تذلیل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وجاہت دنیوی بالکل مفقود ہے"

واقعہ صلیب کے بعد تناسی سالہ زندگی کا بالکل کہیں ذکر نہیں اب وعدہ خداوندی، وجاہت دنیوی کا کہاں پورا ہوا۔ جب تک مرزائی، اس تناسی سالہ زندگی میں جو گمنام ہے وجاہت دنیوی ثابت نہ کریں تو وعدہ خداوندی معاذ اللہ جھوٹا ہوگیا۔ بخلاف اس کے قرآن و حدیث میں صاف موجود ہے کہ بعد نزول مسیح علیہ السلام کو سیاسی و مذہبی برتری اور غلبہ حاصل ہوگا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی

ت " ہو الذی ارسل رسولہ " سے تمسک کرتے ہوئے ان کے علیہ و مر لو تسلیم کرتا ہے۔

ملاحظہ ہو : براہین احمدیہ ص ۴۹۸، ۴۹۹

" نیز وہ زمانہ بھی آنے والا ہے۔ جب خدا وند قدوس زمین کے لیے شدت اور عنف، قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کردیں گے۔ اور کج وناراست کا نام ونشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست ونابود کردے گا۔"

براہین احمدیہ حصہ اول صہ ۵۵۵۔

نیز مرزا تحریر کرتے ہیں :

"چونکہ اس بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ نزول مسیح کے وقت اسلام دنیا میں کثرت سے پھیلے گا۔ اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی۔ اور راستبازی ترقی کرے گی۔"

ایام الصلح صہ ۱۴۶ اردو

بقیہ :- افادات

مولانا عبد الغفور مدنی ؒ وہ یہاں ایک جگہ کراچی میں ٹھہرے ہوئے تھے میں ان سے ملنے کے لیے گیا میرے ساتھ پٹیل صاحب بھی تھے مسند لگی ہوئی تھی لوگ بیٹھے ہیں جب ہم پہنچے تو مولانا کھڑے ہوگئے معانقہ کیا مسند پر بٹھایا آپ کنارے بیٹھ گئے باتیں ہوتی رہیں فرمانے لگے میں سب کے سامنے اعتراف کرتا ہوں کہ مجھ کو اب تک جتنے فیضان روحانی ہوئے ہیں مولانا اشرف علی تھانوی ؒ اور حاجی امداد اللہ ؒ سے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اعتراف کرتا ہوں کہ یہ سب فیضان میرے شیخ کے ذریعہ اور واسطہ سے مجھ کو ہوتا ہے۔ حالانکہ ان کے شیخ بھی عالم ارواح میں اور ہمارے شیخ بھی، تو واسطہ ایسی چیز ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو واسطہ بنا دیا بنا دیا۔ آپ کے فیوض درس ظاہری کے ہوں یا باطنی کے، جسم عنصری سے ان کا تعلق نہیں ہوتا بلکہ ان کا تعلق روحانی مرکزیت سے ہوتا ہے وہ ہستی جو روحانیت اور ایمانیت کا مرکز تھی اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو روحانیت بھی عطا فرمائی۔ اور ایمان بھی عطا فرمایا، لیکن کیونکہ ہم بھولنے والے ہیں۔ شجرہ یاد دہانی کے لئے ہے وہ بتاتا ہے کہ تم نے جس طریق میں قدم رکھا ہے تم کو جو برکات ملیں گی وہ انہی کے واسطہ سے ملیں گی۔ تو خلاصہ یہ نکلا کہ فیوض ظاہری یا باطنی سب اسی واسطے کے ذریعے ملتے ہیں۔ اسی لئے شجرہ کے بارے میں بزرگان دین نے کہا ہے کہ پڑھ لیا کرو اس سے اتصال روحانی ہو جاتا ہے۔ لیکن شرط اور تقاضہ احسان مندی یہ ہے کہ ان کے لئے کچھ ایصال ثواب کرو، ایصال ثواب کرنے سے روحانی تعلق بڑھ جاتا ہے۔

اب میں دعا کرتا ہوں یا اللہ میرے شیخ کو آپ نے تعلق صحیح کا واسطہ بنایا تاکہ آپ کے ساتھ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرا صحیح تعلق و رابطہ ہو جائے۔ اب اس کی تکمیل فرما دیجئے اس واسطے کو جو آپ نے عالم ارواح میں بنایا تھا اس تعلق کی تکمیل کا محتاج ہوں، نیز اس واسطے کے تمام حضرات کو مقامات رفیعہ عطا فرما کر ترقی درجات عطا فرما اور ان سب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرما۔

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۴۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، ہمارا ان کمپنیاں
اور تاجر حضرات ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل
ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲ ، ۲۷۱۸۹۴ ، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ ■ کیماڑی کراچی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ العالی

نظر لگنے کا مسئلہ : سائلہ۔ مسز ثریا نسیم ناظم آباد

سوال :۔ ہمارے معاشرے میں یا یوں کہیے کہ ہمارے بڑے بوڑھے "نظر ہونے" یا "نظر لگنے" کے بہت قائل ہیں۔ خاص طور پر چھوٹے بچوں کے لئے بہت کہا جاتا ہے۔ اگر وہ دودھ نہ پئیں یا کچھ طبیعت خراب ہو وغیرہ : کہ بچے کو نظر لگ گئی ہے۔ پھر باقاعدہ نظر اتاری جاتی ہے۔ برائے مہربانی اس کی وضاحت کر دیں۔

جواب :۔ نظر لگنا برحق ہے اور اس کا اتارنا جائز ہے بشرطیکہ اتارنے کا طریقہ خلاف شریعت نہ ہو۔

سوال :۔ وضاحت فرمائیں کہ ناخن اور بال ناپاکی کی حالت میں کاٹے جا سکتے ہیں یا نہیں یا اس میں وقت جگہ کی کوئی قید ہے؟

جواب :۔ ناپاکی کی حالت میں ناخن اور بال کاٹنا مکروہ ہے۔

دلالی کی اجرت جائز ہے : سائل قادر علی کراچی ۲۹

سوال :۔ اگر میں کسی شخص کو مشینری اس کے پارٹس وغیرہ اپنی معرفت خرید کر دوں اور دکاندار سے کمیشن حاصل کروں کیا یہ کمائی اکل حلال ہے۔ مثلاً کسی کارخانہ دار یا کاروباری شخص کو اپنے ہمراہ لیجا کر کسی بڑے دکاندار سے اسے ۱۰ یا ۳۵ ہزار کا مال دلوایا اور مال بکوانے کے بعد دکاندار سے کمیشن کسی ریٹ پر حاصل کیا تو کیا یہ جائز ہو گا۔

جواب :۔ یہ دلالی کی صورت ہے اور دلالی کی اجرت جائز ہے

سوال :۔ نماز کے وقت ٹخنوں سے اوپر شلوار یا پتلون کر لی جاتی ہے۔ لیکن قمیض یا بشرٹ ہاف (آدھی) آستین کا ہے اور وہ کہنیوں سے اوپر ہے ایسی صورت میں نماز ہو سکتی ہے؟

جواب :۔ کہنیاں کھلی ہوں تو نماز مکروہ ہے۔

جانوروں کی حلت و حرمت کا مسئلہ : کمال حسین کراچی

س :۔ گدھا، خچر، گھوڑا، کبوتر (جو گھروں میں پالے جاتے ہیں) بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جنگلی کبوتر حلال ہے۔ اور گھریلو کبوتر سید ہے اس کی کیا حقیقت ہے۔ نیز ان سب کے گوشت کے بارے میں بتلائیں؟

جواب :۔ گدھا اور خچر حرام ہیں۔ کبوتر حلال ہے خواہ جنگلی ہو یا گھریلو۔ اور گھوڑے کے بارے میں فقہائے امت کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال نہیں۔ دیگر بعض فقہاء کے نزدیک حلال ہے۔

فوم یا روئی کے گدے کو کس طرح پاک کیا جائے؟ : شیخ ظفر اسحاق۔ صدر

سوال :۔ فوم اور روئی کے گدے کو کس طرح پاک کیا جائے جب کہ وہ بستر کے طور پہ استعمال کیا جائے اور وہ ناپاک ہو جائے کیونکہ عموماً چھوٹے بچے پیشاب کر دیتے ہیں۔

جواب :۔ ایسی چیز جس کو نچوڑنا ممکن نہ ہو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس کو دھو کر رکھ دیا جائے یہاں تک کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں اس طرح تین بار دھو لیا جائے۔

تحریر: منظور احمد الحسینی

کفر و ارتداد کا مرکز۔ ربوہ

ربوہ کا قیام

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ قادیانیوں نے سب سے پہلے اپنی جماعت کا مرکزی خزانہ بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان منتقل کر دیا۔ پھر مستورات کو بسوں کے ذریعے لاہور بھجوایا۔ یہاں تک کہ اگست ۱۹۴۷ء کو مرزا بشیرالدین محمود بھی قادیان چھوڑ کر لاہور چلے آئے۔

مرزا بشیرالدین نے قادیان سے پاکستان روانہ ہوتے وقت نہایت اہم عہد کیا جو مختصراً درج ذیل ہے۔

"قادیان چھوٹ جانے کا صدمہ لازماً طبیعتوں پر ہوا ہے۔ میری طبیعت پر بھی اس صدمہ کا اثر ہے... ہم اپنے آنسوؤں کو روکیں گے یہاں تک کہ ہم قادیان کو واپس لے لیں" (تاریخ احمدیت ص ۵ ج ۱۱)

مرزا بشیرالدین کے لاہور پہنچنے سے پہلے قادیانیوں نے ہندوؤں کی متروکہ رہائش گاہوں میں سے چار بڑی بڑی عمارات پر قبضہ کر لیا۔ ان کوٹھیوں کے نام یہ تھے۔

(۱) رتن باغ (۲) جودھامل بلڈنگ (۳) جسونت بلڈنگ (۴) سیمنٹ بلڈنگ۔ مرزا محمود اور اس کے خاندان کی رہائش کے لئے رتن باغ تجویز کیا گیا۔ دفاتر کے قیام اور کارکنوں کو ٹھہرانے کے لئے جودھامل بلڈنگ اور دیگر افراد کی سکونت کے لئے موخرالذکر کوٹھیوں کو موزوں سمجھا گیا۔

پاکستان آنے کے بعد قادیانیوں کی پہلی میٹنگ یکم ستمبر ۱۹۴۷ء جودھامل بلڈنگ کے صحن میں ہوئی۔ پھر روزانہ رتن باغ میں مشاورتی مجلس کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہو گیا۔ ان دنوں ان کوٹھیوں میں ۱۵۲ خاندان کے ۸۰۱ افراد رہتے تھے۔

اسی دوران رتن باغ کی "مجلس مشاورت" میں قادیانی مرکز (پاکستان) کے لئے موزوں جگہ کی تلاش کے سلسلے میں چودھری عزیز احمد باجوہ قادیانی (سیشن جج سرگودھا) کو مشورہ طلب کرنے کیلئے بذریعہ تار لاہور بلوایا گیا۔ عزیز احمد باجوہ نے ۲۵ ستمبر کو ایک یادداشت لکھی جس میں مرکز کے لئے دس جگہوں کی نشاندہی کی گئی اسی یادداشت میں انہوں نے نویں جگہ کے بارے میں لکھا۔

"۹۔ چنیوٹ کے بالمقابل دریائے چناب کے پار۔ اس جگہ خیال ہے کہ کافی رقبہ گورنمنٹ سے مل سکے گا، جگہ ہر طرح سے موزوں ہے۔ سوائے اس کے کہ احمدی ارد گرد کم ہیں" (تاریخ احمدیت ص ۲۸ ج ۱۱)

یہ یادداشت اس مشاورتی مجلس میں سنائی گئی، چونکہ چودھری عزیز احمد تحصیل چنیوٹ کے تحصیلدار بندوبست رہے تھے اور یہ علاقہ ان کی نظر سے کئی دفعہ گزرا تھا لہٰذا انہوں نے اپنی رائے دی کہ قادیانی مرکز یہاں بننا چاہیئے۔ چنانچہ اس رپورٹ کے ملنے کے بعد آنجہانی مرزا بشیرالدین نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مجوزہ زمین ملاحظہ کرنے کے لئے اس علاقے کا سفر کیا، اس علاقہ کو پسند (کیونکہ اس کے تین اطراف پہاڑیاں اور ایک اطراف دریا تھا۔ اس طرح سے یہ علاقہ ایک قلعہ کی مانند ہو گیا تھا۔ ناقل) کرنے کے بعد ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ کو اس اراضی کے خرید کرنے کے لئے درخواست دی گئی، اس درخواست میں ڈپٹی کمشنر سے یہ استدعا کی گئی کہ ۱۰۳۴ ایکڑ قطعہ اراضی انجمن احمدیہ پاکستان کو دے دیا جائے، (بقول قادیانیوں کے ایک طویل کشمکش کی وضاحت نہیں کی گئی۔ ناقل) کے بعد ۱۱ جون ۱۹۴۸ء کو حکومت پنجاب نے حسب ذیل الفاظ میں زمین کی منظوری دے دی۔

"دس روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے مجوزہ فروخت اصولی طور پر منظور کی گئی" (تاریخ احمدیت ج ۱۱ ص ۲۹۲) جب کہ زمین کی قیمت اس وقت دس ہزار روپے فی کنال پہنچ گئی تھی۔" (تاریخ احمدیت ج ۱۱ ص ۲۹۳)

اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے لکھا تھا۔

" قیام پاکستان کے وقت وہ اپنے روحانی مرکز کو چھوڑ کر پاکستان چلے آئے۔ اور یہاں آکر انہوں نے طے کیا کہ: (الف) پاکستان میں ایک عارضی مرکز قائم کیا جائے۔ چنانچہ ایک مستقل علاقہ پنجاب میں "کوڑیوں کے مول" لیا گیا۔ اور وہاں ربوہ کے نام سے خالص مرزائی شہر آباد کیا گیا"۔ فتنۂ قادیانیت ص۱۰۔

حکومت پنجاب کی طرف سے درخواست منظور ہونے کے بعد قادیانیوں نے جلد ہی اس کی حقیر قیمت ادا کر کے رجسٹری مکمل کرائی۔ مورخ قادیانیت لکھتا ہے۔

" اراضی کے خرید کے بارے میں تمام مراحل طے ہونے کے بعد ۲۲ جون ۱۹۴۸ کو زمین کی قیمت اور اخراجات رجسٹری وغیرہ کے لئے فوری طور پر بارہ ہزار روپے داخل خزانہ سرکار کرائے ..... اس طرح سے رجسٹری مکمل ہوئی۔ تاریخ احمدیت ج ۱۱ ص ۲۹۴

پہلے یہ زمین پنجاب کے آخری انگریز گورنر سے لیز پر لی گئی لیکن بعد میں ریکارڈ خرد برد کر کے اور بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر فائز مرزائیوں نے ہیرا پھیری کر کے اس لیز کو مالکانہ حقوق میں بدل دیا۔ اب حالت یہ ہے کہ ملبہ مکان والے کا ہے اور زمین انجمن اور تحریک جدید کی ملکیت ہے۔ جس شخص کے متعلق ذرا شبہ یا شکایت ملتی ہے۔ اس سے زبردستی مکان خالی کرا لیا جاتا ہے یا اس کا سوشل بائیکاٹ کر کے اس پر ربوہ کی زمین تنگ کر دی جاتی ہے آج حکومت ربوہ کے مکینوں کو مکانوں کے مالکانہ حقوق دے دے تو رائل فیملی کے شہزادوں کے ستائے اور دکھیا ربوہ کے آدھے لوگ مرزائیت چھوڑ کر اسلام کے دائرے میں داخل ہو جائیں گے۔

ربوہ کا اسٹیٹ بینک

ربوہ میں غیر منظور شدہ بینک قادیانی نام نہاد خلیفہ کی زیر نگرانی چل رہا ہے جسے "امانت فنڈ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس (بینک) کی طرف سے باقاعدہ چیک بک اور پاس بک جاری کی جاتی ہے جس کا ڈیزائن منظور شدہ بینکوں کی چیک بکوں اور پاس بکوں سے ملتا جلتا ہے۔

ربوہ کا اندرونی نظام

ربوہ ایک منی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا ہے قادیانیوں نے اس شہر میں ایک قسم کی متوازی نظام حکومت بھی قائم کر رکھی ہے، یہ اپنے سربراہ کو امیر المومنین کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک حکومتی نظام کی طرح الگ الگ شعبے اور نظارتیں (وزارتیں) موجود ہیں۔ اس وقت ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کی جو نظارتیں قائم ہیں ان کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے

(۱) ناظر اعلیٰ: اس سے مراد وہ ناظر ہے جس کے سپرد تمام محکمہ جات کے کاموں کی نگرانی ہو وہ خلیفہ اور دیگر ناظروں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ (۲) ناظر امور عامہ (ہوم سیکرٹری) اس کے سپرد مقدمات فوجداری کی سماعت سزاؤں کی تنفیذ، پولیس اور حکومت سے رابطہ کا کام ہے۔ (۳) ناظر امور خارجہ (وزیر خارجہ) اس کے ذمہ سیاسی گٹھ جوڑ کرنا اندرون ملک و بیرون ملک کی کارروائیوں پر کڑی نگاہ رکھنا ہے۔ (۴) ناظر ضیافت (۵) ناظر تجارت (۶) ناظر حفاظت مرکز (وزیر دفاع) (۷) ناظر صنعت (۸) ناظر تعلیم (۹) ناظر اصلاح و ارشاد (وزیر پروپیگنڈہ و مواصلات) (۱۰) ناظر بیت المال (وزیر خزانہ) (۱۱) نظارت قانون (۱۲) ناظر زراعت وغیرہ۔

"اس شہر میں مندرجہ ذیل وکالتوں کے دفتر اور محکمے قائم ہو چکے ہیں۔ وکالت علیا، وکالت مال، وکالت تجارت وصنعت، وکالت تبشیر وکالت قانون اور وکالت تعلیم" الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۵۱ء

یہ یاد رہے کہ ان ناظران کے اختیارات و فرائض خلیفہ ربوہ کی طرف سے تفویض ہوتے ہیں اور ان کا تقرر اور ان کی تعداد بھی خلیفہ ربوہ مقرر کرتا ہے۔ بجٹ خلیفہ صاحب کی منظوری سے بنایا اور ان کی منظوری سے ہی جاری ہوتا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے تمام فیصلہ جات قادیانی خلیفہ صاحب کے دستخطوں کے بغیر نافذ نہیں ہو سکتے۔ صدر انجمن احمدیہ اپنے خلیفہ کے تجویز کردہ قواعد و ضوابط میں تبدیلی نہیں کر سکتا ناظروں کے تقرری اور برطرفی کلی طور پر خلیفہ قادیانی کے اختیار میں ہے۔ تمام مرزائی بدرجہ اول اپنے "امیر المومنین" اور اپنے نظام حکومت کے تابع ہوتے ہیں۔ اور ملکی نظام حکومت کے کاموں میں اسی کے حکم اور اجازت

سے حصہ لیتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ملکی وزیر بنا لیا جاتا ہے یا کسی بڑے عہدے پر فائز کیا جاتا ہے۔ فوج میں بھرتی ہوتا ہے یا کوئی اور ملازمت اختیار کرتا ہے۔ تو معہود ذہنی کے ساتھ ایسا کرتا ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے قادیانی امیر المومنین کا تابع فرمان ہے۔ یہ بات کہ مرزائی جماعت کے لوگ بدرجہ اوّل اپنے مرزائی امیر المومنین کے نظام حکومت کے تابع فرمان ہیں۔ اس امر سے ظاہر ہے کہ مرزائیوں کی حکومت اس شخص کو اپنی تنظیم سے خارج کر دیتی ہے۔ جو امیر المومنین کی اجازت کے بغیر یا اس کے حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پاکستان کی کوئی ملازمت اختیار کر لیتا ہے اس حقیقت کے شواہد مرزائیوں کے سرکاری گزٹ الفضل کی ورق گردانی سے بہت مل سکتے ہیں۔

مرزائیوں کے اس معہود ذہنی کا ثبوت حضرت علامہ اقبالؒ کے اس بیان سے بھی ملتا ہے۔ جو انہوں نے ۱۹۳۳ء میں کشمیر کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہونے کے بعد دیا۔ اس بیان میں حضرت علامہ اپنے استعفیٰ کے وجوہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”بدقسمتی سے کمیٹی میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے مذہبی فرقہ کے امیر کے سوا کسی دوسرے کا اتباع کرنا سرے سے گناہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ احمدی (قادیانی۔ ناقل) وکلاء میں سے ایک صاحب نے جو میرپور کے مقدمات کی پیروی کر رہے تھے حال ہی میں اپنے ایک بیان میں واضح طور پر اس خیال کا اظہار کر دیا۔ انہوں نے صاف طور پر کہا کہ وہ کسی کشمیر کمیٹی کو نہیں مانتے اور جو کچھ انہوں نے یا ان کے ساتھیوں نے اس ضمن میں کیا وہ ان کے امیر کے حکم کی تعمیل تھی مجھے اعتراف ہے کہ میں نے ان کے اس بیان سے اندازہ لگایا کہ تمام احمدی (قادیانی۔ ناقل) حضرات کا یہی خیال ہوگا اور اس طرح میرے نزدیک کشمیر کمیٹی کا مستقبل مشکوک ہو گیا“!

(پاکستان میں مرزائیت ص ۱۳۶،۱۳۷ مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش)

۱۹۷۴ء سے قبل کے حالات

”ستمبر ۱۹۷۴ء سے پہلے اس شہر ربوہ میں کسی مسلمان کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر مسلمان یہاں داخل ہو جاتا تو اس کو کئی کئی دن حبس بے جا میں رکھا جاتا تھا، یہاں کا ایک نام نہاد سیکرٹری افسر اس کو دردناک اذیتیں پہنچا کر انٹروگیٹ کرتا یہاں تک کہ کئی نوجوان محض جاسوسی کے الزام میں قتل کر دیئے گئے

مثال کے طور پر مولوی غلام رسول جھنڈیالوی ایڈیٹر روزنامہ ایام کا جوان سال لڑکا اور اس کا ایک نوجوان ساتھی ربوہ دیکھنے کے شوق میں وہاں اتر گئے ان کے رفقاء ان کی نام نہاد مساجد، نام نہاد قصر خلافت اور دوسرے بازاروں میں چند گھنٹے پھرتے رہے جب وہ وہاں سے سرگودھا جانے کے لئے بس کے اڈہ کی طرف روانہ ہوئے تو قادیانیوں کی سی آئی ڈی نے انہیں پکڑ لیا، پہلے اذیتیں پہنچاتے رہے پھر ان کے باری باری ہاتھ پاؤں کاٹ کر انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ آج تک کوئی رپٹ، رپورٹ، پرچہ، گرفتاری اور کوئی کارروائی نہ ہو سکی، بالآخر حکومت نے ربوہ میں ایک پولیس چوکی قائم کی وہاں پولیس کی نفری اور انچارج بٹھائے گئے، تین سال بعد جسٹس صمدانی جب ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کے واقعات کی انکوائری کے لئے ربوہ آئے تو انہوں نے چوکی پولیس کے انچارج سے دریافت کیا کہ تین سال میں یہاں کتنے مقدمے درج ہوئے، چوکی پولیس انچارج نے اپنے کورے رجسٹر جسٹس صاحب کو دکھاتے ہوئے نفی میں جواب دیا۔ اور کہا کہ تین سال میں یہاں جتنے واقعات اور وقوعے ہوئے ان کی کوئی رپورٹ درج نہیں کرائی گئی بلکہ قادیانیوں کا اپنا ایک نظام ہے۔ جو ان کی رپورٹیں درج کرتا اور ان پر کارروائیاں کرتا ہے۔

قادیانیوں کے نزدیک ”ربوہ“ کی مذہبی حیثیت

مکہ اور مدینہ سے مشابہت

مرزا بشیر الدین محمود نے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء کو خطبہ جمعہ میں اعلان کیا کہ:

”یہ نئی بستی جہاں ایک طرف مدینہ سے مشابہت رکھتی ہے، اس لحاظ سے کہ ہم قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد یہاں آئے۔ وہاں دوسری طرف یہ مکہ سے بھی مشابہت رکھتی ہے کیونکہ یہ نئے سرے سے بنائی جا رہی ہے۔“ (تاریخ احمدیت ج ۱۳ ص ۳۳۲ / الفضل ۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء ص ۳ بحوالہ کتاب ”ربوہ“ ص ۸۶ مطبوعہ ربوہ۔

ربوہ کے بارہ میں قادیانی شاعر قیس مینائی نے ”تاثرات ربوہ“ نامی کتابچہ لکھا جس میں اس نے مکہ و مدینہ کی توہین کی ہے۔ انکا ایک شعر ملاحظہ ہوں۔

؎ ہم نے ربوہ حق تعالیٰ کو : چشم بیناں برملا دیکھا

نیز الحسن نے اس کتابچے میں "ربوۃ المنورہ" اور "نیا ارض مقدس" (نیا یروشلم) کے عنوان سے دو نظمیں لکھی ہیں۔

"نیا ارض مقدس" کے تحت جو طویل نظم لکھی ہے اس کے شعر ملاحظہ ہوں۔

ربوہ کی شکل میں کیا ارض مقدس ابھرا
ارض پر ایک نیا ارض مقدس ابھرا
بحر ظلمات میں جب ڈوب رہی تھی دنیا
ارض کا راہنما، ارض مقدس ابھرا
قادیاں مکہ کا ظل ظل مدینہ ربوہ
ایک سے ایک نیا ارض مقدس ابھرا

نظم ربوۃ المنورۃ کے تحت لکھا:۔

جلوہ گاہ قدسیاں ربوۃ المنورہ
ہے مثیل آسماں ربوۃ المنورہ
ایک ہے وہ قادیاں، جو ہے اصل قادیاں
اور ایک قادیاں ربوۃ المنورہ

نظم ربوہ کے تحت لکھا:۔

قلب مومن پہ یہاں گرتے ہیں کشف والہام
مہبط حضرت جبریل امیں ہے ربوہ
جس پہ فردوس کا لے قیس گماں ہوتا ہے
دامن ارض پہ وہ پاک زمیں ہے ربوہ

(تاثرات ربوہ۔ مصنف قیس مینائی)

قادیانیوں کی تنظیم

قادیانی مردوں کی تین تنظیمیں ملک و بیرون ملک کام کر رہی ہیں۔ جب کہ عورتوں کی دو تنظیمیں اسی طرح سے سرگرم عمل ہیں۔

مردوں کی تین تنظیمیں یہ ہیں ۱۔ انصار اللہ ۴۰ سال سے اوپر کے مردوں کے لئے۔ ۲۔ خدام الاحمدیہ:۔ ۱۶ سال سے ۴۰ سال تک کے مردوں کے لئے۔ ۳۔ اطفال الاحمدیہ:۔ ۱۵ سال تک کے بچوں کیلئے

عورتوں کی ذیلی تنظیمیں

۱۔ لجنہ اماء اللہ:۔ ۱۵ سال سے اوپر تک کی مستورات کے لئے

۲۔ ناصرات الاحمدیہ:۔ ۱۵ سال تک کی بچیوں کے لئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ۱۹۳۸ء میں قائم کی گئی لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء کو اور مجلس انصار اللہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء کو قائم کی گئی۔

ربوہ سے کافی کچھ قادیانیوں کے رسائل و جرائد نکلتے ہیں۔

الفضل (روزنامہ) کے علاوہ ماہنامہ خالد (خدام الاحمدیہ) ماہنامہ تشحیذ الاذہان (اطفال الاحمدیہ) انصار اللہ (مجلس انصار اللہ) مصباح (لجنہ اماء اللہ) البشریٰ (عربی) ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) تحریک جدید (اردو و انگریزی) اور ایک ہفت روزہ بدر قادیان سے نکلتا ہے۔ (بحوالہ دینی معلومات مطبوعہ ربوہ)۔

بقیہ:۔ دعا کی حقیقت

مصیبت بھی دعا کرتا رہے کہ اس کی برکت سے مصیبت نہیں آتی۔ اور کبھی اس کی وجہ سے مصیبت ٹل جاتی ہے۔

یہاں تک احادیث میں آتا ہے کہ دعا ہی سے آدمی کی عمر بڑھ جاتی ہے۔ روزی بڑھ جاتی ہے۔ دعا ہی تو ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ ہر حال میں کرم فرماتے ہیں۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بار ایک شخص کے متعلق منکشف ہوا کہ یہ شخص ستر زنا کرے گا اور یہ بھی القاء ہوا کہ اگر کوئی اللہ والا اس کے لئے دعا کر دے تو اس کے یہ ستر زنا۔ ہم ستر احتلام میں بدل دیں گے۔ حضرت شیخ نے دعا کی اگلے دن صبح کو لوگ اس شخص کو چارپائی پر ڈال کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائے کہ حضرت یہ تو مر رہا ہے۔ رات اس کو ستر بار احتلام ہوا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تم کو بہت بڑے گناہ سے بچا لیا ہے۔ شکر کرو۔ تو صاحب! دعا میں یہ اثر ہے۔

اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز قدر و منزلت کی نہیں اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں کے وقت اس کی دعا قبول فرما لیا کریں اس کو چاہیئے کہ خوشی اور عیش کے وقت کثرت سے دعا مانگا کرے اور ارشاد فرمایا کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان کا نور ہے

مجلس ذکر

دعا کی حقیقت

حضرت مولانا محمد فاروق صاحب سکھر

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۔ الآیہ

اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدُّعاءُ مخُ العبادة۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ الحدیث

الحمد للہ محض حق تعالیٰ کی تائید و توفیق سے اور ان کے فضل و کرم سے اور اپنے بزرگوں کی برکت سے آج کی نشست میں دعا کے متعلق عرض کرتا ہے۔ بتوفیقہٖ تعالیٰ آج کے بیان کا موضوع ہوگا "دعا کی حقیقت"۔ قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھ کو پکارو۔ میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔ (اب ان لوگوں کے لئے فرما رہے ہیں کہ ان سے دعا نہیں کرتے) جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں۔ (یعنی بربنائے تکبر دعا نہیں مانگتے) وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا کی حقیقت نیازمندی ہے۔ یعنی اپنی حاجت اور احتیاج کو پیش کرنا کہ اے اللہ ہمیں یہ دے وہ دے اور وہ دے۔ سبحان اللہ ایسا جامع جملہ فرمایا کہ فنائیت کی ساری تعلیم اس میں داخل ہے۔ نیازمندی جسے حاصل ہو جائے اسے اور کیا چاہیئے۔ بندگی کا سارا مفہوم اس میں داخل ہے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ اس آیت اور حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ دعا عبادت ہے۔ کسی بھی قسم کی دعا ہو شرط یہ ہے کہ ناجائز نہ ہو خواہ وہ دعا دنیا کی ہو خواہ دین کی چھوٹی چیز کے لئے ہو یا بڑی چیز کے لئے۔ حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ "دعا ایسی عبادت ہے کہ جس میں وسوسہ نہیں آتا (اور فرمایا کہ) کوئی بھی آداب و شرائط کے ساتھ دعا مانگ کر دیکھ لے۔ مجال ہے وسوسہ آئے" اور تجربہ کر لیا ہے کہ وسوسہ نہیں آتا۔ نماز اور تلاوت میں وساوس آتے ہیں۔ لیکن دعا میں وساوس نہیں آتے (وساوس کا آنا مضر نہیں لانا مضر ہے۔ اپنے اختیار سے وساوس نہ لائے) وساوس کا آنا ایمان کی علامت ہے۔ جہاں خزانہ ہوتا ہے ڈاکہ بھی وہیں ڈالا جاتا ہے اس لئے اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ کام میں لگے رہنا چاہیئے۔ آدمی جس وقت اللہ سے رجوع ہو کر مانگے مجال ہے کہ وسوسہ آ جائے۔ اور وسوسہ کیوں نہیں آتا "حیوۃ المسلمین" میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ "بندہ جب دعا کرتا ہے تو حق تعالیٰ کی توجہ اور نظر کرم بندے کی طرف ہو جاتی ہے" اور جس پر حق تعالیٰ کی نظر کرم ہو جائے اور لطف و کرم سے جس پر نظر فرما دیں اس کو اور کیا چاہیئے اور یہ بھی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو لوگ لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں وہ سلوک کو جلد

لے کر جاتے ہیں

حدیث شریف میں ہے کہ دعا کے وقت رونے جیسی شکل بنا لیا کرو رونا غیر اختیاری ہے لیکن صورت بنانا تو اختیاری ہے مسکینوں کی سی۔ عاجزوں کی سی صورت بنا لیا کرو۔ اس پر حق تعالٰی کی عنایت ہو جائے گی اور یہ اجابت کا پہلا درجہ ہے حدیث میں ہے کہ اگر جوتے کے تسمہ کی بھی ضرورت ہو تو اللہ تعالٰی ہی سے مانگو۔

اگر عبادات دنیا کے لئے ہوں تو وہ عبادت نہیں رہتی لیکن دعا خواہ دنیا کے لئے کرے خواہ دین کے لئے ہو یہ عبادت ہے۔ مثلاً آدمی حلال مال مانگے کہ اے اللہ مجھے ایک کروڑ روپے حلال کے دے دیجیے۔ تو یہ عبادت ہے۔ دنیوی حاجات مانگنے پر بھی ثواب ملے گا۔ صاحب! وہ دینا چاہتے ہیں بندہ مانگے تو سہی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سالہ زندگی مبارک سے ہمیں مانگنے ہی کا درس ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک کا کوئی بھی پہلو اٹھا کر دیکھیں ہر وقت کی دعائیں ملیں گی۔ شب و روز کے معمولات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دعائیں ہی سب سے زیادہ ملتی ہیں۔ حق تعالٰی سے زیادہ عطا کرنے والا کوئی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مانگنے والا اور کوئی نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالٰی سے نہ مانگے اس پر وہ غصہ کرتے ہیں اصل میں وہ دینا چاہتے ہیں اور تم لیتے نہیں۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "دعا بھی اس سے مانگے ہو کر سمجھو سے زیادہ.... کامل القدرت ہے تو پھر عطا میں کیا شک ہے"۔

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ شکار کو گئے۔ دور نکل گئے پیاس لگی تھی) ایک گاؤں نظر آیا اس میں ایک جھونپڑی تھی۔ اس میں ایک دیہاتی تھا۔ اس سے پانی مانگا۔ وہ کٹورے میں صاف و شفاف پانی لایا اور اس میں کچھ گیہوں کے تنکے بھی ڈال دیئے۔ عالمگیر نے پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے تو اس نے کہا کہ حضرت! میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ پیاس کی شدت میں فوراً غٹ غٹ پانی پینے سے نقصان کا اندیشہ ہے اور چونکہ آپ سخت پیاسے تھے اور گرمی بھی ہے تو یہ تنکے اس لئے ڈال دیئے کہ آپ ٹھہر ٹھہر کر پانی پئیں گے تو نقصان کا اندیشہ نہ رہے گا۔ اطباء بھی یہی کہتے ہیں کہ تو اور دھوپ سے اگر کوئی آرہا ہو تو پہلے سانس لے لے اور پسینہ خشک کرے اور پھر پانی پئے ورنہ موت واقع ہو سکتی ہے اسی طرح پاخانے سے آنے کے بعد بھی پانی نہ پئے۔ اس سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ پرہیز کرنی چاہیے۔

عالمگیرؒ نے اس دیہاتی سے کہا کہ تمہیں اگر کبھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمارے پاس آنا۔ ایک روز وہ دیہاتی دہلی میں جا پہنچا۔ جب بادشاہ کے خاص کمرے میں گیا تو دیکھا کہ حضرت عالمگیرؒ عاجزی اور مسکینی سے دعا مانگ رہے ہیں اور گڑگڑا رہے ہیں، ہاتھ اٹھانے کی بھی حد کتابوں میں آتی ہے لیکن صاحب ذوق کے لئے جو موالی اللہ ہو اجازت ہے کہ جس قدر بھی ہاتھ بلند ہو جاویں محمود ہے۔ صاحب حال کو شریعت نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اصل میں تو مانگنے والے وہی یہی حضرت ہیں، تو دیہاتی آیا اور عالمگیرؒ دعا مانگ رہے تھے۔ اس نے بادشاہ سے پوچھا کہ یہ تو بتاؤ کہ کس سے دعا مانگ رہے تھے۔ کیا کوئی تم سے بھی بڑا ہے؟ عالمگیرؒ نے فرمایا کہ "خدا سے مانگ رہا تھا جو سب سے بڑا دینے والا ہے"۔ اس دیہاتی نے کہا بس میرا کام بن گیا، میں خدا سے کیوں نہ مانگوں کہ جس کے تم بھی محتاج ہو اور وہاں سے چلا گیا اور اپنی جس حاجت کے لئے آیا تھا وہ بھی بیان نہیں کی۔ (اللہ تعالٰی نے اپنی معرفت نصیب فرما دی) حضرت جناب رسول مقبول صلی اللہ نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کو دعا کی توفیق ہو گئی اس کیلئے اللہ تعالٰی کی توفیق کے دروازے کھل گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے لئے جنت کے دروازے کھل گئے۔

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "توفیق دعا اس کی علامت ہے کہ وہ تم کو دینا چاہتے ہیں"۔

اور ارشاد فرمایا کہ قضا کو صرف دعا ہٹا دیتی ہے۔ احتیاط تدبیر سے نہیں ٹلتی۔ اور دعا نازل شدہ بلا سے بھی نافع ہے۔ اور اس بلا سے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی اور کبھی بلا نازل ہوتی ہے اور ادھر سے دعا پہنچ کر اس سے ملتی ہے اور دونوں میں قیامت تک کشتی ہوتی رہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبلے

باقی ص۲۱ پر

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

گلہائے عقیدت

علی اصغر چشتی

نہ جانے کِس کی محبت میں اشکبار ہوں میں
دلِ عزیں! تیری آہوں سے بے قرار ہوں میں

میری نظر کو ہے جس منظرِ حسیں کی تلاش
اسی تلاش میں اجڑا ہوا دیار ہوں میں

مجھے سکون جو ملے گا تو بس مدینہ میں
وہیں کے "آب" سے اور "گل" سے اعتبار ہوں میں

خوشا وہ وقت کے میں دیکھتا رہوں ان کو
گناہگار ہوں لیکن امیدوار ہوں میں

اُدھر سے دوری و مہجوری اور مجبوری
اِدھر سے شوقِ ملاقات، تار تار ہوں میں

نہیں ہے شک نہ مجھے ان کے "قرار" میں چشتی،
کروں میں کیا کہ سراپا تو انتظار ہوں میں

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت